حملہ آوروں نے بل سے چوہے کی طرح نکال لیا۔اب بچوں کی طرح ممیاتے ہوئے رہائی کی دہائی دے رہا تھا، مگر غیظ وغضب سے بھرے ہوئے جوانوں نے گھونسوں اور لاتوں سے مرمت کرنے کے بعد اسے مار ڈالا۔مختصر عرصے کے بعد اس کا بیٹا سیف الاسلام بھی ملک سے بھاگتے ہوئے گرفتار کرلیا گیا۔یہاں بھی 42 سال بعد حامیانِ شریعت کو سکھ کا سانس نصیب ہوا ہے۔اور قانون ساز انتخابات میں غیر معمولی کامیابی کی توقع ہے۔﴿ و لیبدلنهم من بعد خوفهم أمنا﴾

شــــام: یہ اسلامی ملک سرزمین نبوت و برکت ہونے کا شرف رکھتا ہے۔ستم ظریفی دیکھئے کہ یہاں اسلام وقرآن سے بیزار نصیری فکر وخیال سے تعلق رکھنے والے خاندان نے کئی عشروں سے جبر واستبداد کا بازار گرم کر کے عوام کا جینا دوبھر کر رکھا ہوا ہے۔ملک کی دولت سمیٹنا، عوام کو خوشحالی وآسودگی سے دور رکھنا، تمام اہم سرکاری منصبوں کو صرف اپنے کنبے کا حق سمجھنا بھی ''أسد'' خاندان کا وتیرہ ہے۔

''عرب موسمِ بہار'' کے انقلاب سے متأثر ہوکر شام کے عوام نے بھی انگڑائی لی اور وہ بھی ظالمانہ شاہی نظام کو ختم کر کے عادلانہ جمہوری نظام قائم کرنے کے حق میں پرامن طریقوں سے مطالبہ کرنے لگے۔اب ان کو بھی توپوں، بموں اور گولیوں سے بھون ڈالنے کا عمل شروع ہوا۔مساجد، مدارس، گھربار، بوڑھے، بچے الغرض سب کو انتقام وسفاکی کا نشانہ بنایا گیا۔

صدر بشــار الأسـد ایک غنڈے کی طرح تمام دوست و پڑوسی ممالک کی ہدایات وخیر خواہیوں کو پیروں تلے روند ڈالتا ہے۔کسی بھی عرب وغیر عرب میڈیا کے نمائندوں کو شام آنے کی اجازت نہیں دیتا۔شب وروز تحریک آزادی کو کچلنے کے لیے ہر حربہ استعمال کرنے سے گریز نہیں کرتا۔اور انسانی خون کی ہولی کھیلنے میں مصروف ہے۔لیکن وہ ایام دور نہیں کہ یہ ظالم وڈکٹیٹر بھی نشان عبرت بننے والے دوسرے ڈکٹیٹروں کی طرح رخصت ہونے والا ہے۔اور بلا شرکت غیرے اقتدار کو اپنا دائمی موروثی حق سمجھنے والا یہ ظالم بھی اپنے منطقی اور فطری انجام کو پہنچ جائے گا۔

عــــراق: دنیا کے اس قدیم ترین خطّے میں ''دنیا کے احمق ترین حکمران'' صدام حسین کا چھکا چھڑانے کے لیے بی امریکہ نے ایک بھونڈا سا الزام لگایا کہ اس ملک میں کیمیاوی وجوہری ہتھیار موجود ہیں۔نہیں معلوم کہ امریکہ کا مقصد کس کو فائدہ پہنچانا تھا۔۲۰۰۰ء میں نیٹو کے ساتھ مل کر جدید ترین ہتھیاروں سے حملہ کیا۔صدام حسین نے بھی اپنی حماقت کی سزا پائی۔

امریکہ نے نیٹو کے ساتھ مل کر عراق کا چپہ چپہ چھان مارا کہ کہیں گوہر مقصود کا سراغ مل جائے۔مگر ''اے بسا آرزو کہ خاک شد'' وہاں سے کچھ بھی نہ ملا۔جس پر خود امریکہ کو بھی حقیقت کا اعتراف کرنا پڑا کہ ہمارے ماہرین نے جلد بازی کر کے